بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمد اللہ علی ما ارسل رسولہ بالہدی ونصلی علیہ وعلی الہ وصحبہ الاتقیا
ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یہدہ اللہ
فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ہادی لہ بعد اسکے خاکسار [illegible]لی
رحمان علی کہتا ہے کہ مسئلہ مولد اور قیام مین جناب فیضمآب مولانا ذو الفضل
والجاہ حضرت شاہ محمد سلامت اللہ سلمہ اللہ وابقاہ نے کتاب [illegible]
فی اثبات المولد والقیام بکمال تحقیقات تصنیف فرمایا ہے کہ [illegible]
ہونا غیر ممکن اب اس مقدمہ مین قلم اوٹھانا اپنے تئین انگشت نما
بسبب ہونے اوس کتاب کے زبان فارسی مین عوام ادراک اوسکے سے
قاصر و عاجز ہین علاوہ اوسکے اندنون ایک رسالہ اردو زبان مین منجانب [illegible]

مولد و قیام اس گنہگار کی نظر سے گذرا جسکے دیکھنے سے اکثر بیعلم آدمی بقول شیخ
[illegible] اعتقاد [illegible] راہ راست سے منحرف ہوئے اور اوس رسالہ کو معاذ اللہ
[illegible] بدعت سمجھنے لگے پس بمقتضاے وقت مناسب معلوم ہوا کہ یہ بیان واجب الایقان
[illegible] میں لکھا جائے تاکہ ہر شخص اس عمل خیر کی حقیقت پر مطلع ہوکر عقائد
فاسدہ [illegible] اور اپنے دلونکو اسکے مضامین مسرت آگین سے محظوظ
کرے مناسب حال طریقۂ حسنہ اس کتاب کا نام مقرر کیا گیا اللہ تعالے
اپنے فضل و کرم سے اسکو قبول کرے اور سبکو توفیق عمل خیر کی دے
مخفی نہ رہے کہ جس امر دینی مین اختلاف و نزاع ہو اوسکو طرف کتاب و سنت کے
رجوع کرنا چاہیے اللہ تعالے فرماتا ہے فان تنازعتم فی شیء فردوہ الی
اللہ والرسول ان کنتم تؤمنون باللہ والیوم الآخر ذلک خیر
واحسن تاویلا اگر جھگڑا کرو تم کسی بات مین پس پھیرو اوسکو طرف اللہ
ورسول کے اگر ہو تم کہ ایمان لائے خدا پر اور دن قیامت پر یہی بات
[illegible] نیک ہے بات بنانے کو [illegible] دریافت کرنا چاہیے کہ
[illegible] مسلمان کے بلانے سے کسی مکان مین جمع ہوکر فضائل و
[illegible] حالات ولادت اور شیرخوارگی اور حلیہ شریف و دیگر معجزات بروایات
صحیحہ سننا اور جب یہ ذکر آخر کو ہوے تب چند آیات قرآنی پڑھکر فاتحہ پر تمام
[illegible] کچھ قسم کھانے [illegible] شیرینی کے میسر ہو حاضرین محفل پر تقسیم کرنا ازروے

کتاب وسنت کے ہرگز ممنوع نہین ہے چہ جائیکہ یہ ذکر تاریخ و مہینے ولادت
شریف مین اس ہیئت مجموعی کے ساتھ ہو کیونکر ممنوع ہو سکتا ہے اور نہکرنا
جناب سرور کائنات اور صحابہ اور تابعین کا اس فعل کو اس ہیئت
جومذکور ہوئی دلیل عدم جواز کی نہین ہو سکتی اگر نکرنا ان حضرات
دلیل ہو تو بنیاد اجماع وقیاس کی بالکل لغو ہو جائیگی حالانکہ اصول دین کے
چار ہین کتاب وسنت واجماع وقیاس اور جو حکم قرآن اور حدیث مین مصرح
نہین ہے اوسکے واسطے طرف اجماع قیاس کے بالضرور احتیاج پڑتی ہے پس
صرف نہونا امر دینی کا تینون زمانو نمین دلیل غیر مشروع ہونے اوس
امر کی نہین ہے تاوقتیکہ نص صریح اوسکے منع پر وارد نہو اور تعین و تخصیص
اگرچہ اس ہیئت کے ساتھ بعینہ تینون زمانو نمین نہ تھی لیکن اوسکی اصل زمانہ آنحضرت
صلعم مین روزۂ عاشورہ و روزۂ دوشنبہ و اجادہ عقیقہ سے ثابت ہے چنانچہ
بیان اوسکا آویگا انشاء اللہ تعالی اللہ تعالی فرماتا ہے فاذکروني اذکرکم
واشکرولی ولاتکفرون پس یاد کرو مجکو یاد کرونگا
شکر میری نعمتون کا ادا کرو اور ناشکری میری مت کرو اللہ جل شانہ
بہت نعمتین ظاہری اور باطنی عطا کین ہین اون سب نعمتون مین پیدا ہونا حضرت
رسالت پناہی کا بڑی نعمت ہے فتح العزیز مین ہے کہ شکر ہر نعمت کا وقت
ملنے نعمت کے بندہ پر واجب ہے اور ادا کرے شکر نعمت کے زبانی و داد و دہش سے

اور روزہ و نماز و حج و قربانی سے ہو سکتا ہے فقط پس مسلمانونکو ضرور ہے کہ شکر
اس نعمت عظمی کا وقت مخصوص مین بقدر وسعت اپنے کے ادا کرین فقرا
و غربا و انبیا و صلحا کو صدقات اور کہانا کہلانے اور ذکر خیر سے خوش کرین اور ادای
[illegible] بالخصوص اس عمل خیر کے واسطے علمای راسخین نے احادیث
صحیحہ سے اصل نکالی ہین

اصل پہلی

مولانا حافظ ابو الفضل ابن حجر نے
صحیحین سے منقول کیا ہے ان النبی صلعم قدم المدینة فوجد
الیہود یصومون یوم عاشورا فسالهم فقالوا هو یوم اغرق الله فیه
فرعون ونجی موسی فصامه موسی شکرا فنحن نصومه شکرا لله تعالی
فقال رسول الله صلعم فنحن احق واولی بموسی منکم وصامه النبی صلعم
وامر بصیامه کہ نبی صلعم مدینہ مین آئے پس پایا یہود کو کہ روزہ رکھتے
تہے عاشورے کے دن پس پوچھا آپنے یہود سے اونھون نے کہا کہ یہ وہ
دن ہے کہ غرق کیا اللہ تعالی نے اوسمین فرعون کو اور نجات دی موسی کو سو
روزہ رکھا موسی نے اوس دنمین واسطے شکر کے سو ہم روزہ رہتے ہین اس
دن میں واسطے شکر خدا کے پھر کہا رسول خدا صلعم نے کہ ہم احق اور اولی ہین
موسی کے ساتھ تمسے اور روزہ رہے نبی صلعم اور حکم کیا اوس دن کے روزہ کے
واسطے اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ اعادہ شکر خدا کا اوپر اوس نعمت
گذشتہ کے جو روز معین میں وارد ہوئی ہر سال جائز ہے کیونکہ نجات پانی موسی کی

روز معین مین ہوئی اور اونکی امت واسطے ادائے شکر اوس نعمت کے روزہ
رکھتی تھی اور آنحضرت صلعم نے بھی اوس نعمت کا شکر اس طور پر کے ساتھ ادا کیا
اصل دوسری مولانا جلال الدین سیوطی نے اپنے رسالہ مین لکھا ہے
عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عق عن نفسہ بعد [illegible]
کہ نبی صلعم نے اپنا عقیقہ بعد نبوت کے کیا ہے باوجودیکہ آپکے جد امجد عبد المطلب نے
ساتوین روز پیدائش سے آپکا عقیقہ کیا تھا اور عقیقہ کا اعادہ دوسری بار
نہین ہوتا پس آنحضرت نے جو یہ کام کیا ہے تو صرف واسطے اظہار و ادائے
شکر اس بات کے کہ اللہ تعالی نے آپ کو رحمۃ للعالمین پیدا کیا اور واسطے
شوق دلانے امت اپنی کے جیسا آنحضرت نماز نوافل بذات خاص واسطے
تشویق امت کے پڑھتے تھے اور وہ نماز امت پر مستحب ہوئی پس مستحب ہوا کہ
آپکی پیدائش کا ہم لوگ ادا کرین **اصل تیسری** مولانا حافظ شمس الدین
ابن الجزری اپنی کتاب عرف التعریف بالمولد الشریف اور مولانا حافظ ناصر الدین
دمشقی اپنی کتاب عود الصادی فی مولد الہادی اور محدث [illegible]
ہین کہ ابولہب نے جو بخوشی میلاد شریف ثویبہ کو آزاد کیا تھا [illegible]
ابولہب پر ہر دوشنبہ کے دن تخفیف عذاب کی ہوتی ہے اصل [illegible]
روایت کی عباس ابن عبد المطلب سے ہے کہ اونھون نے بعد وفات
ابولہب کو خواب مین دیکھا اور حال پوچھا اوسنے کہا کہ جب سے مرا ہون

انواع عذاب مین گرفتار ہون مگر دوشنبہ کے دن ببرکت خوشی میلاد شریف کے
لونڈی ثوبیہ کو مین نے آزاد کیا تھا عذاب مین تخفیف ہوتی ہے ہرگاہ ابولہب ایسا کافر جسکی
مذمت مین سورۂ تبت یدا نازل ہے ہر خاص دوشنبہ کے دن جو روز ولادت
[illegible] خوشی ولادت باسعادت عذاب مین تخفیف پاتا ہے تو صاف عیان
ہے کہ جو جماعت صادق کسی وقت خاص مین شکریہ شادی میلاد شریف کا
کرتے ہین بیشک مستحق ثواب کے ہونگے **اصل چوتھی** مشکوۃ مین
قتادہ سے مروی ہے قال سئل النبیّ صلی اللّٰہ علیہ وسلّم عن صوم
الاثنین فقال فیہ ولدت کہا قتادہ نے پوچھے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
روزہ دوشنبہ سے پس فرمایا آپ نے کہ دوشنبہ کے دن پیدا ہوا ہون مین
اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جناب ختمی مآب نے خود بذات خاص شکر
یوم ولادت کا روزہ دوشنبہ کے ساتھ ادا کیا ہے اور حضرت بلال کو بھی
روزہ دوشنبہ کے واسطے تاکید فرمایا ہے چنانچہ مولانا مرزا حسن علی محدث
لکھنوی اپنے جواب مین جو درباب محفل میلاد ہے تحریر فرماتے ہین کہ فرمایا
آنحضرت نے بلال کو مت چھوڑ تو روزہ دوشنبہ کو کس واسطے کہ مین پیدا ہوا دوشنبہ
کو الخ اور یہ حدیث اصل ہے بیچ جائز ہونے تعیین روز مولد کے
اصل پانچوین مشکوۃ مین ہے عن عائشۃ قالت کان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضع لحسان منبرًا فی المسجد یقوم علیہ

قائمًا یفاخر عن رسول اللّٰہ صلعم او ینافح و یقول رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ
علیہ وسلم ان اللّٰہ یؤید حسان بروح القدس ما نافح او فاخر عن
رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم رواہ البخاری عائشہؓ سے مروی
ہے کہا عائشہؓ نے تھے رسول اللّٰہ صلعم رکھتے واسطے حسان کے منبر
مین کھڑا ہوتا حسان منبر پر سیدھا فخر بیان کرتا رسول اللّٰہ صلعم سے یا مشرکون کی
طعنون کو دفع کرتا اور فرماتے رسول اللّٰہ صلعم بیشک اللّٰہ مدد کرتا ہی حسان
کی روح القدس کے ساتھ جب دفع مطاعن کرتا ہے وہ یا فخر بیان کرتا ہے
رسول اللّٰہ صلعم سے روایت کیا اوسکو بخاری نے حضرت مولانا محمد سلامت اللّٰہ
صاحب اشباع الکلام مین ارقام فرماتے ہین خلاصہ اوسکا یہ ہی کہ منبر پر کھڑے
ہوکر ذکر کرنا حسان کا فضائل و مفاخر آنحضرت کے اس تعظیم کے ساتھ
اور سننا آنحضرت اور صحابہ کا یہ بھی اصل ہے واسطے تعیین اور انتخاب
مقرر ہونے محفل میلاد شریف کے کہ اوسمین بھی ذکر مفاخر و فضائل آنحضرت کا
ہوتا ہے **اصل چھٹی** صحیح بخاری مین ہے عن ابی وائل قال کان
عبد اللّٰہ یذکر الناس فی کل خمیس فقال لہ رجل یا ابا عبد الرحمن
لوددت انک ذکرتنا کل یوم قال اما انہ یمنعنی من ذلک انی
اکرہ ان املکم و انی اتخولکم بالموعظۃ کما کان النبی صلی اللّٰہ
علیہ وسلم یتخولنا بہا مخافۃ السامۃ علینا ابی وائل سے مروی ہے

طریقہ

لد ابن مسعود نصیحت کرتے تھے آدمیوں کو پنجشنبہ کے دن پس کہا انکو ایک مرد نے
اے ابو عبد الرحمن ہر آئینہ دوست رکھتا ہوں میں کاش نصیحت کرتا تو ہمارے
تئیں ہر روز کہا ابن مسعود نے آگاہ رہ تحقیق شان یہ ہے کہ باز رکھتا ہے مجکو
اس سے ہر روز یہ ہے کہ مکروہ جانتا ہوں میں ملول کرنا تمہارے تئیں اور تحقیق میں
وقت مقرر کرتا ہوں تمہارے واسطے نصیحت کرنے کے ساتھ جیسا کہ نبی صلعم وقت
مقرر کرتے تھے ہمارے لیے نصیحت کرنے کے ساتھ بخوف ملال ہمارے کے مولانا محمد سلامت اللہ
صاحب نے اشباع الکلام میں لکھا ہے کہ اس روایت سے ظاہر ہے کہ تعیین و
تخصیص روز کی واسطے عمل خیر کے اگرچہ وہ روز آنحضرت سے ماثور نہو
جائز اور مستحسن ہے اور بھی اس روایت سے استخراج اصل کا واسطے تعیین مجلس
مولد شریف کے ثابت ہوا اصل ساتویں مولانا شیخ ابو الخطاب
علیہ الرحمہ بیچ التنویر میں لکھتے ہیں عن ابن عباس رضہ انہ کان یحدث
ذات یوم فی بیتہ وقائع ولادتہ صلی اللہ علیہ وسلم لقوم فیستبشرون
ویحمدون اللہ ویصلون علیہ صلعم فاذا جاء النبی صلعم قال حلت
لکم شفاعتی ابن عباس سے مروی ہے کہ تحقیق تھے ابن عباس باتیں
کرتے ایکدن اپنے گھر میں وقائع ولادت آنحضرت کی واسطے کسی گروہ کے
پس وہ گروہ خوش ہوتے تھے اور حمد کرتے تھے اللہ کی اور درود بھیجتے تھے
آنحضرت پر ناگاہ آئے نبی صلعم کہا کہ حلال ہوئی تمہارے واسطے شفاعت

میں **اصل آٹھوین** اسی رسالہ مین ابو درداء سے مروی ہے
انہ مر مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی بیت عامر الانصاری وکان
یعلم وقائع ولادتہ صلعم لابنائہ وعشیرتہ ویقول ہذا الیوم ہذا
الیوم فقال ان اللہ فتح لک ابواب الرحمۃ والملئکۃ یستغفرون
لک من فعل فعلک نجی نجاتک تحقیق ابو درداء گئے نبی صلعم کے ساتھ
طرف گھر عامر انصاری کے اور تھے عامر انصاری سکھاتے حالات ولادت آنحضرت
کے اپنے بیٹون اور یگانونکو اور کہتے تھے ہذا الیوم ہذا الیوم پس کہا آنحضرت نے
تحقیق اللہ تعالے نے کھولے واسطے تیرے دروازے رحمت کے اور فرشتے
استغفار کرتے ہین تیرے لیے جو کریگا کام تیرا سا نجات پاویگا تیری سی نجات
ان دونون روایت کو اگر بنظر انصاف دیکھو تو صاف ظاہر ہے کہ اصل محفل
مولد شریف کی زمانہ آنحضرت صلعم مین رہی ہے اور جس کام مین حصول شفاعت
اور کھلنا دروازہ رحمت کا اور استغفار ملائکہ و نجات دارین متصور ہو اوسکا
مستحب و مباح ہونا کیا اگر اوسکو واجب کہین تو بجا ہے اور باوجود ان اصلونکے
علماء ذیل خصوصاً علماء حرمین شریفین نے اس عمل خیر کو مستحسن و مستحب جانا ہے
یعنے حافظ ابو الخیر سخاوی علامہ امام جزری حافظ ابو شامہ امام نووی علامہ ابن
طغربل شیخ ابن فضل یوسف حجار علامہ ابن البطاح امام جمال الدین امام ظہیرالدین
امام ابو زرعہ شیخ نصیر الدین امام حافظ ابو محمد شیخ عمر موصلی ملک عالم اربل

امام علامہ صدر الدین شارح سنن ابن ماجہ مولانا زین الدین محمود نقشبندی علامہ
قسطلانی مولانا ابن جوزی ابو عبد اللہ ابن الحاج شیخ ابو الخطاب علامہ برہان الدین
حلبی شافعی مولانا محمد ابن یوسف شامی مولانا جلال الدین سیوطی ابن حجر عسقلانی
ملا علی قاری مولانا شیخ عبد الحق محدث دہلوی مولانا شیخ عبد الرحیم مولانا شاہ ولی اللہ محدث
مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی مولانا مرزا حسن علی محدث لکھنوی مولوی محمد مخصوص اللہ
مولوی محمد موسیٰ مولوی محمد شریف مولوی رحمۃ اللہ مولوی مفتی اکرام الدین مولوی
شجاع الدین حاجی ہاشم مولوی عبد اللہ مولانا محمد رشید الدین خان مولوی محمد جان
مولوی محمد حیات مولوی قمر الدین دہلوی مولوی محمد فضل حق خیرابادی مولانا
برہان الدین دیوئی مولوی محمد معشوق علی جونپوری مولوی فخر الدین احمد قادری
النقشبندی الالہ بادی مولوی علی محمد مولوی نعیم اللہ مولوی حفیظ اللہ مولوی
محمد برہان الحق مولوی محمد عبد الوحید مولوی محمد عبد الحکیم مولوی ابو الحسن مولوی
محمد اصغر مولوی محمد نعیم مولوی لطف اللہ مولوی محمد سعد اللہ مولوی تراب علی
لکھنوی مولانا محمد سلامت اللہ بدایونی نے اس عمل کو اپنی کتابوں اور فتاوے مین
مستحسن و مستحب لکھا ہے اور جس کام کو ایسے علماے مستند خصوصا علماء حرمین
شریفین بہتر جانین وہ بیشک بہتر ہے اور ثواب ایسی محفل کا جسمین ذکر جناب
رسالت مآب کا ہو اور آپ پر درود پڑھا جائے ظاہر ہے دلائل الخیرات مین بہت احادیث
فضائل درود شریف رکھ مرقوم ہین ازانجملہ یہ ہے روی عن بعض الصحابۃ

رضوان اللہ علیہم اجمعین انہ قال ما من مجلس یصلی فیہ علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم الا اقامت منہ رایحۃ طیبۃ حتی تبلغ عنان السماء فتقول الملائکۃ ھذا مجلس صلی فیہ علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم یعنے مروی ہے بعضے صحابہ رض سے کہا نہین کوئی مجلس کہ درود بھیجا جاوے اوسمین محمد صلعم پر مگر اوٹھتی ہے اوس سے خوشبو یہانتک کہ پہونچتی ہے طرف آسمان کے پس کہتے ہین فرشتے کہ یہ وہ مجلس ہے جسمین درود پڑھا گیا اوپر محمد صلعم کے اور لاریب اس محفل مولد شریف مین جسقدر کثرت درود کی ہوتی ہے اہل محفل خوب جانتے ہین اور اس محفل مین جو تکلفات بقدر ضرورت کے ہوتے ہین وہ بھی جائز ہین شیخ عبد الحق محدث دہلوی مدارج النبوۃ مین لکھتے ہین چاہیے کہ پڑھی جاوے حدیث اوپر مکان عالی اور بلند کے چنانچہ مطرف سے مروی ہے کہ جب امام مالک کے پاس لوگ آتے تھے تو اندر سے لونڈی نکلکر پوچھتی تھی کہ تم حدیث چاہتے ہو یا مسائل اگر وہ لوگ کہتے تھے کہ ہمکو مسائل مطلوب ہین تو امام مالک فی الفور باہر آتے اور اونکے مسائل کا جواب دیتے اور جو لوگ کہتے کہ ہم حدیث چاہتے ہین تو امام مالک غسلخانہ مین جا کر غسل کرتے اور خوشبو لگاتے اور رنگے کپڑے پہنتے اور سبز خواہ سیاہ چادر اوڑھتے اور عمامہ سر پر باندھتے اور تخت یا کرسی رکھی جاتی تب امام مالک باہر آتے اور اوس تخت پر خشوع اور خضوع کے ساتھ بیٹھتے اور جب تک حدیث پڑھتے

عود کہ قسم خوشبو ہے آگ مین جلاتے اور امام مالک اسطور ہرگز نہ بیٹھتے مگر
جب رسول خدا صلعم کی باتین کرتے اور یہ طریقہ امام مالک نے سعید بن المسیب
صحابی سے لیا ہے انتہی اس حکایت سے صاف ثابت ہوا کہ خوشبو جلانا اور
بہتر خوشبو لگانا اور نفیس کپڑے پہننا اور جاے ممتاز مین بیٹھکر باادب حدیث
لوگونکو سنانا جائز ہے چنانچہ امام مالک کہ مقتدا ے دین متین ہین ایسا ہی
کرتے تھے اب دریافت کرنا چاہیے کہ محفل میلاد شریف مین جو ذکر ولادت وغیرہ
کا ہوتا ہے وہ بروایات احادیث صحیحہ ہوتا ہے اسمین بھی وہی تکلف
ملحوظ رکھنا چاہیے جیسا احادیث کے پڑھنے مین سلف سے مروی ہے
اور ظاہر ہے کہ تکلف و آرایش ہر ملک کا اپنے طور پر ہوتا ہے اور شرعاً
امور غیر ممنوعہ مین رواج ہر شہر کا معتبر ہے یعنے جس امر کے منع پر نص شرعی
وارد نہوا ہو اوس امر مین رواج ہر شہر کا معتبر ہے اگر کوئی کہے کہ صحابہ اور تابعین
اور تبع تابعین نے کچھ کم سات سو برس تک اس کام کو بہتر سمجھا نا اسیواسطے
نہ کیا تو جواب اوسکا یہ ہے کہ نکرنا اون حضرات کا کسی کام کو عدم جواز اوس
کام کی دلیل نہین ہوتی گو کہ اون لوگون نے یہ محفل اس اہتمام ہیئت سے
نہین کیا لیکن اسمین شک نہین کہ جو حالات اس محفل مین بیان ہوتے ہین یقیناً
اون لوگون نے مسلمانونکو جمع اور تنہائی مین سنایا اور تعلیم کیا ہے کہ آجتک
وہ حالات برابر چلے آتے ہین اور نہ کرنا اون لوگون کا اس اہتمام کو نہ قباحت کے

نہ تھا بلکہ وہ وقت ابتداے اسلام تھا اکثر امور مستحبہ اوسوقت مین جاری نہین ہوے
پھر بعد زمانہ دراز کے وہ امور اجرا ہوے کہ ابتک مقبول علما ہین مثلاً
اعراب کلام اللہ کہ خلفاے عباسیہ کے عہد مین اجرا ہوا ہے **سوال**
ہرگاہ اس محفل کی اصل زمانہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مین پائی گئی تو اسپر
اطلاق بدعت کا جیسا کہ بعض علمانے کہا ہے گو کہ بدعت حسنہ ہو کیونکر
ہو سکتا ہے **جواب** اطلاق بدعت کا ایسے کار خیر پر مانند اطلاق
بدعت حسنہ کے ہے تراویح پر کہ جناب عمر فاروق نے **نعمت البدعۃ**
التراویح اچھی بدعت ہے تراویح فرمایا ہے باوجودیکہ عمل تراویح قولاً و فعلاً جناب
رسالت مآب سے منقول اور ثابت ہے اور جناب خلیفہ ثانی نے اوسپر
اطلاق بدعت کا فرمایا بعض منکر بے ادب کہتے ہین کہ یہ محفل مشابہ ہے رسم
ہنود سے کہ وہ لوگ محفل میلاد کرشن کی تعیین ماہ و تاریخ کرتے ہین اور
حدیث مین آیا ہے من تشبہ بقوم فھو منھم جسنے مشابہت کیا کسی قوم
کے ساتھ پس وہ شخص اونھین مین سے ہے مولد پیغمبر کا بموافق رسم ہنود
کے کرنا اسلام سے خارج ہونا ہے جواب اوسکا یہ ہے کہ کل مشابہت فرقہ کفار
کے ساتھ منع نہین در مختار وغیرہ مین لکھا ہے کہ تشبہ کفار کے ساتھ کل
اشیا مین مکروہ نہین بلکہ برے کام مین مشابہت پیدا کرنا اور کسی کام
مین قصداً کفار کے ساتھ مشابہت پیدا کرنا مکروہ ہے اور یہی تشبہ

میں تشبہ بقوم سے مراد ہے ترمذی نے ابن عباس سے روایت کیا ہے ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یسدل شعرہ وکان
المشرکون یفرقون رؤسہم وکان اہل الکتاب یسدلون
رؤسہم وکان یحب موافقۃ اہل الکتاب فیما لم یؤمر فیہ بشیء
ثم فرق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راسہ تحقیق تھے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سدل کرتے اپنے بالوں میں اور مشرک لوگ مانگ نکالتے
تھے اپنے سروں میں اور اہل کتاب یعنے یہود و نصاری سدل کرتے تھے اپنے
سروں میں اور رسول اللہ دوست رکھتے موافقت اہل کتاب کی اوس کام
میں کہ نہ حکم کیے جاتے اوس میں کسی چیز کے ساتھ پھر مانگ نکالی آنحضرت نے
اپنے سر میں اس حدیث سے ثابت ہوا کہ آنحضرت پہلے مانگ نہیں نکالتے تھے
بلکہ بطور اہل کتاب کے سدل یعنے آدھے بال سر کے پیچھے اور آدھے آگے
رکھتے تھے پھر آپ مانگ نکالنے لگے بطور مشرکوں کے پس اس کام میں
کفار مشرکین کے ساتھ تشبہ ہوتا ہے اگر جملہ امور میں تشبہ فرقہ ضالہ کے
ساتھ ممنوع ہوتا تو آنحضرت سے یہ تشبہ وقوع میں نہ آتا یہ تشبہ اتفاقی ہے
کہ امور حسنہ میں ہو جاتا ہے اور تشبہ اتفاقی شرعاً ممنوع نہیں کہ اس صورت میں
ایسی محفل متبرک کو جشن کرشن سے تشبیہ دینا صفحہ کاغذ کو مثل اپنے نامہ اعمال کے
سیاہ کرنا اور مثل مشہور ہم تم ملا خطرہ ایمان کے ساتھ انگشت نما ہونا ہے

اگر کوئی کہے کہ دین اسلام آنحضرت کے روبرو پورا ہوچکا بدلیل آیہ کریمہ الیوم
اکملت لکم دینکم آج کے دن پورا کیا ہمنے واسطے تمہارے دین تمہارا
تو اب نئی بات دین مین نکالنا نہ چاہئے تو جواب اوسکا یون دیا جاتا ہے
کہ مراد پورا کرنے دین سے یہ ہے کہ مدد دیا اور ظاہر کیا دین اسلام کو سب دینون پر
اور دلیل بتایا قواعد عقائد پر اور توفیق دیا اصول شریعت اور قوانین اجتہاد پر
یہ بات تفسیر بیضاوی مین ہے اب ذرا غور کرو کہ بعد نزول اس آیت کے
آنحضرت اور خلفاے راشدین نے بہت کام دینی مثلاً نماز تراویح حضرت عمر نے
اور اذان جمعہ حضرت عثمان نے جاری فرمایا بعد ازان ائمہ مجتہدین نے بہت کام
دینی از روے اجماع و قیاس کے اجرا کیے مثلاً حرمت بیع اوس لونڈی کی
جو اپنے مالک سے فرزند جنی ہو اجماع سے اور پیسون مین سود دینے کی حرمت
قیاس سے ثابت ہے اگر نئی بات کا نکالنا ممنوع ہوتا تو یہ کام کیلیے جائز ہوتے
پس اس محفل شریف کو بھی قطع نظر ثبوت اصل سے اسی پر قیاس کر جاتے ہین
ہرگاہ ثبوت محفل میلاد شریف بروایات صحیحہ و اجماع علما ہوچکا اب حال قیام
تعظیمی کا وقت ذکر ولادت باسعادت معرض بیان مین آتا ہے منکر کہتے ہین کہ
آنحضرت نے مطلق قیام تعظیمی سے منع فرمایا ہی حالانکہ قیام تعظیمی قولاً و فعلاً
جناب رسالتمآب سے ثابت ہے چنانچہ محدث اس ماہیت سے بخوبی
واقف ہین مگر چند احادیث جن سے ثبوت اس دعوی کا بعبارت صریحہ ظاہر ہے

اور وہ احادیث جنکے سمجھنے مین منکرین کو مغلطہ واقع ہوا ہے وہ واسطے رفع وہم
عوام مسلمانونکے اس مقام مین مذکور ہوتی ہین سنن ابوداؤد اور صحیح مسلم و صحیح
بخاری اور مشکوۃ مین ابوسعید خدری سے مروی ہے قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قوموا الی سیدکم یعنے جب بنی قریظہ پکڑ آئے تب آنحضرت
نے سعد ابن معاذ کو پنچ مقرر کیا اور اونکو واسطے پنچایت کے طلب کیا سعد
بن معاذ دراز گوش پر سوار ہو کر آئے جب مسجد کے قریب پہونچے تب آپ نے
انصار سے کہا کہ اوٹھو طرف اپنے سردار کے امام نووی اس حدیث کی شرح
مین لکھتے ہین خلاصہ اوسکا یہ ہے کہ جمہور علما واسطے استحباب قیام کے یہی حدیث
کو دلیل لاتے ہین اور قیام واسطے آنے والے کے اہل فضل سے مستحب ہے اور
اس باب مین بہت سی حدیثین آئی ہین اور نہی صریح اس باب مین نہین ثابت
ہوئی فقط شاہ عبد الغنی شرح سنن ابوداؤد مین لکھتے ہین کہ مصنف اور بخاری
اور مسلم نے مشروعیۃ قیام پر اس حدیث کے ساتھ حجت پکڑا ہے اور مسلم نے کہا ہے
کہ نہین جانتا مین بیچ قیام مرد کے واسطے مرد کے کوئی حدیث صحیح زیادہ اس سے فقط
شیخ عبد الحق محدث نے لمعات شرح مشکوۃ مین لکہا ہے خلاصہ اوسکا یہ ہے کہ بعضون نے
دعوی کیا ہے کہ کھڑا ہونا آنیوالے کے واسطے سنت ہے اور اسی حدیث کے ساتھ دلیل
لاتے ہین اور کھڑا ہونا آنحضرت کا واسطے عکرمہ بن ابی جہل کے جواز قیام پر دلیل ہے
اور عدی بن حاتم سے مروی ہے کہ ما دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

الا قام او تحرک نہین داخل ہوا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مگر آپ اوٹھ
یا ہلے اور صحیح یہ ہے کہ احترام اہل فضل کا قیام کے ساتھ جائز ہے فقط اور خلاصہ کلام
علامہ بغوی یہ ہے کہ قیام مرؤس کا رئیس کے واسطے اور قیام شاگرد کا اوستاد کیواسطے
مستحب ہے نہ مکروہ اسی حدیث کی رو سے فقط مشکوہ مین حدیث قوموا الی سیدکم
اولا باب الاسرا مین مرقوم ہے پھر کتاب الآداب کے باب القیام مین مذکور ہوئی
اس سے صاف عیان ہے کہ آنحضرت نے انصار کو واسطے تعظیم سعد بن معاذ کے
ارشاد فرمایا ہے چنانچہ لفظ سیدکم کا اسی بات پر دلالت کرتا ہے مطالب
المومنین مین ہے کہ مکروہ نہین قیام جالس کا آنیوالے کیواسطے براہ تعظیم کے
اور قیام بذاتہ مکروہ نہین ہے مکروہ محبت قیام کی ہے یعنے کوئی شخص خواہش
کرے کہ میرے واسطے لوگ کھڑے ہون اور آنحضرت نے جو قیام صحابہ کو مکروہ
جانا ہے وہ براہ اتحاد کے تھا کہ اتحاد سے تکلف اوٹھ جاتا ہے نہ براہ نہی کے فقط
امام غزالی نے احیاء العلوم مین لکھا ہے کہ قیام وقت آنے آنیوالے کے عادات
عرب سے نہ تھا بلکہ صحابہ آنحضرت کے واسطے بعض احوال مین نہین کھڑے
ہوتے تھے جیسا انس سے مروی ہے لیکن ہرگاہ اس باب مین نہی عام ثابت
نہین ہوئی پس کچھ اندیشہ نہین قیام کے ساتھ اون شہرون مین جہان عادت
جاری ہے اکرام داخل کا بہ قیام کرتے ہین اور مقصود اوس قیام سے
احترام واکرام اوسکا اور دل کا خوش کرنا ہے فقط سنن ابو داؤد مین فاطمہ رضی اللہ عنہا

کی شان مین عائشہ صدیقہ سے مروی ہے کانت اذا دخلت علیہ قام الیہا
فاخذ بیدھا فقبلھا واجلسھا فی مجلسہ وکان اذا دخل علیھا
قامت الیہ فاخذت بیدہ فقبلتہ واجلستہ فی مجلسہا فاطمہ رض جب
آتی تھین آنحضرت کے پاس آنحضرت اوٹھتے تھے اونکی طرف پس پکڑتے تھے
فاطمہ رض کا ہاتھ پس بوسہ دیتے اونکوا ور بٹھا لیتے تھے آنحضرت فاطمہ رض کو اپنی جگہہ مین
اور جب آنحضرت فاطمہ رض کے پاس آتے تھے اُٹھتی تھین فاطمہ آپکی طرف
پس پکڑتی تھین آپ کا ہاتھ پس بوسہ دیتین آپکو اور بٹھا لیتین آنحضرت کو اپنی جگہ
مین اس حدیث سے آنحضرت کا کھڑا ہونا حضرت فاطمہ رض کیواسطے اور حضرت فاطمہ رض کا
کھڑا ہونا حضرت کے لیے ثابت ہوا مشکوۃ مین ابو ہریرہ رض سے مروی ہے قال کان
رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم یجلس معنا فی المسجد یحدثنا
فاذا قام قمنا قیاما حتی نراہ قد دخل بعض بیوت ازواجہ
کہا ابو ہریرہ نے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہمارے ساتھ مسجد مین
باتین کرتے تھے ہم سے پس جب اوٹھتے آنحضرت اوٹھتے ہم لوگ اوٹھنے کرکے یہانتک
کہ دیکھتے ہم آنحضرت کو کہ داخل ہوے بعضے گھرون مین اپنی بیبیونکے اس حدیث سے
قیام صحابہ کا آنحضرت کے واسطے اور آپ کا منع نکرنا ثابت ہوا اسیقدر قیام تعظیمی کا
ثبوت قولاً و فعلاً ہوچکا اب وہ حدیثین مذکور ہوتی ہین جنکے معنی سمجھنے مین قیام
کو مغالطہ واقع ہوا ہے اور اپنی کم فہمی سے مطلق قیام تعظیمی کا انکار کرنے لگے

مشکوٰۃ شریف میں انس سے مروی ہے قال لم یکن شخص احب الیہم من
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکانوا اذا راوہ لم یقوموا لما یعلمون
من کراھتہ لذلک رواہ الترمذی کہا انس نے کہ نہ تھا کوئی شخص محبوب تر
زیادہ طرف صحابہ کے رسول اللہ صلعم سے پس تھے صحابہ جب دیکھتے آنحضرت ؐ کو
نہ اوٹھتے تھے اسواسطے کہ جانتے تھے مکروہ جاننا آنحضرت کا اس اوٹھنے کو روایت
کی اوسکو ترمذی نے طیبی شارح مشکوٰۃ نے لکھا ہے کہ کراہت بسبب محبت اور
اتحاد کے تھی اور اتحاد کے باعث تکلف اوٹھ جاتا ہے چنانچہ لم یکن شخص احب
الیہم من رسول اللہ اسی بات پر دلالت کرتا ہے فقط اور شیخ ابو حامد کا قول
بھی اسی تائید پر طیبی نے نقل کیا ہے سنن ابو داؤد میں ہے عن ابی مجلز
قال خرج معاویۃ علی ابن الزبیر وابن عامر فقام ابن عامر و
جلس ابن الزبیر فقال معاویۃ لابن عامر اجلس فانی سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من احب ان یتمثل لہ الرجال
قیاما فلیتبوء مقعدہ من النار ابی مجلز سے مروی ہے کہ نکلے معاویہ
ابن زبیر اور ابن عامر پر پس اوٹھے ابن عامر اور بیٹھے رہے ابن زبیر پس کہا
معاویہ نے ابن عامر کو بیٹھ جو پس میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ
کہتے تھے جو شخص دوست رکھے یہ کہ کھڑے ہوں واسطے اوسکے آدمی کھڑے ہونے کر
پس چاہیئے کہ ڈھونڈھے اپنی نشستگاہ آگ سے فتح الودود حاشی سنن ابی داؤد میں

اسکے معنی یون ہین کہ جو شخص چاہے کہ کھڑا ہو آگے یا پیچھے اوسکے کوئی واسطے تعظیم کے یا کہ کھڑے ہون آگے یا داہنے بائین اوسکے جیسا امیرونکی مجلسونمین ہوتا ہے اور یہ انداز عجمیونکا ہے براہ اپنے تکبر اور ذلیل کرنے آدمیونکے اور اسطرحکا قیام تعظیمی شریعت مین منع ہے اسی وجہ سے امیر معاویہ نے قیام ابن عامر کو مکروہ جانا کہ مبادا قیام ممنوع کے ساتھ مشابہ ہو فقط اس حدیث سے بھی ممنوع ہونا مطلق قیام تعظیمی کا ثابت نہین ہوتا مشکوۃ مین ابو امامہ سے مروی ہے قال خرج علینا رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلم متوکئًا علی عصی فقمنا الیہ فقال لا تقوموا کما یقوم الاعاجم یعظم بعضہا بعضًا کہا ابوامامہ نے کہ نکلے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم ہمپر ٹیک دیے لاٹھی پر پس ہم اوٹھے طرف آنحضرت کے پس فرمایا آپ نے مت اوٹھو جیسا اوٹھتے ہین عجمی تعظیم دیتا ہے بعض اونکا بعض کو روایت کیا اسکو ابوداؤد نے طبری نے کہا کہ اس حدیث مین نہی اوس قیام کی ہے کہ لوگ کسی کے واسطے کھڑے ہون اوسکو خوشی ہونے سے ساتھ اس قیام کے نہ قیام تعظیمی کی نہی کہ لوگ کسی کے اکرام کو کھڑے ہون ابن قتیبہ نے معنی اس حدیث کے یون کہے ہین کہ کھڑے ہون کسی کے واسطے جیسا کھڑے ہوتے ہین بادشاہون عجم کے آگے اور اس سے یہ مراد نہین کہ کوئی اپنے بھائی کے واسطے کھڑا نہو جب سلام کرے بھائی اوسکا اوسپر امام نووی نے کہا کہ اصح اوٹھنا اولی بلکہ وہ کہ نہین حاجت اوسکی غیر طرف یہ ہے

کہ معنی اس حدیث کے باز رکھنا مکلف کا محبت قیام سے ہے یعنے اس بات کی خواہش نکرے کہ لوگ اوسکے واسطے کھڑے ہوا کرین اور ممنوع محبت قیام کی ہے اگر دل مین محبت قیام کی نہین ہے تو کچھ اندیشہ نہین اگر محبت قیام کی ہے تو مرتکب حرام کا ہو چکا کوئی کھڑا ہو یا نہ کھڑا ہو مدارج مین ہے قولہ تعالی لتؤمنوا بالله ورسوله وتعزروہ وتوقروہ ای تبجلوا وتبالغوا فی تعظیمہ یعنے تعظیم کرو اور بزرگ سمجھو رسول کی تعظیم مین علامہ ابن حجر نے جوہر منتظم مین لکھا ہے کہ تعظیم نبی صلعم کی تمام قسمون تعظیم کے ساتھ جسمین شراکت خدا کے ساتھ الوہیت مین نہو امر مستحسن ہے نزدیک اون لوگون کے جنکی آنکھونکو اللہ تعالی نے روشن کیا ہے شیخ عبد الحق محدث نے مدارج النبوت مین لکھا ہے کہ علامات محبت آنحضرت سے توقیر و تعظیم آپکی ہے وقت ذکر شریف کے اور خشوع وخضوع کرنا ہے وقت سننے نام مبارک کے اور اوسی کتاب مین ہے **حکایت** ایکروز شبلی قدس سرہ ابو بکر مجاہد کے پاس جو عالم وقت اور امام اپنے زمانہ کے تھے آئے ابو بکر واسطے اکرام شبلی کے اوٹھے اور بغلگیر ہوئے اور آنکھون پر بوسہ دیا تب لوگون نے کہا کہ اے سید یہ کام تو شبلی کے ساتھ کرتا ہے حالانکہ تو اور جو آدمی کہ بغداد مین ہین اوسکو مجنون کہتے ہین ابو بکر نے کہا کہ نہین کیا مین نے مگر وہ بات کہ پیغمبر صلعم سے دیکھا ہے مین خواب مین دیکھتا ہون کہ شبلی پیغمبر کے پاس آیا اور پیغمبر صلعم اوسکو دیکھکر اوٹھا اور گود مین لیا اور آنکھون پر بوسہ دیا تو مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ کام شبلی کے ساتھ آپ کرتے ہین آپنے فرمایا کہ ہان

وہ بعد نماز کے پڑھتا ہے لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم
حریص علیکم بالمؤمنین رؤف رحیم اور بعد اسکے مجمع درود بھیجتا
ہے ملا علی قاری نے اپنے رسالہ میں لکھا ہے کہ لقد جاءکم رسول الآیہ مین
اشارہ سب طرف تعظیم وقت آنے رسول کے خلاصہ کلام قیام تعظیمی اہل
حق کے واسطے ممنوع نہین بلکہ مستحب و جائز بلا کراہت ہے اور محبت
رکھنا قیام ہے اور وہ قیام جسمین اپنا تکبر اور دوسرونکی ذلت پائی جائے
جیسا امرائے عجم کا دستور تھا ممنوع ہے اور نہ اوٹھنا صحابہ کا آنحضرت کے واسطے
بنظر اتحاد و رفع تکلف کے تھا اور جو تعظیم کہ خدا کے ساتھ شراکت پیدا کرے
مثل سجدہ و طواف اوسکے سوا ہر طرح کی تعظیم جہانتک ہوسکے آنحضرت کیواسطے
جائز ہے اور علامات محبت آنحضرت صلی اللہ سے آپکی تعظیم ہے وقت سننے ذکر آپ کے
اور بحرمت آپکی تعظیم مرکوز خاطر رکھتا ہے آپ بھی اوسکی تعظیم ملحوظ رکھتے ہین
اور قیام تعظیمی زندگی اور موت مین آپ نے جائز رکھا ہے اور علمانے اوسکی
اقتدا کی ہے اور خواب کی باتین جو مخالف قرار داد دین کے نہون اونپر عمل کرنا
جائز ہے پس قیام تعظیمی وقت ذکر ولادت شریف کے اسی قیاس پر مستحسن و مستحب ہے
کیونکہ جب مسلمانان اہل فضل و کمال کے واسطے قیام تعظیمی شرعاً جائز ہوا تو اس
قیام تعظیمی وقت ذکر تولد نے کیا قصور کیا ہے کہ ناجائز و مکروہ ہو سوا اسکے علمائے
عظام کا اس قیام کے استحسان پر اجماع ہے چنانچہ امام برزنجی اور علامہ ابن حجر

اور علامہ بدایتی اور امام ابو زید اور مفتیان مکہ معظمہ یعنے عبد اللہ ابن محمد میر غنی حنفی اور حسین ابن ابراہیم مالکی اور محمد عمر ابن ابی بکر شافعی اور محمد ابن یحیی حنبلی اور مولانا عبد اللہ سراج حنفی مفسر و محدث مسجد الحرام اور مولانا عثمان حسن دمیاطی شافعی اور مولانا محمد سلامت اللہ بدایونی نے اپنی کتابوں اور فتواؤں میں اس قیام کو علماء عظام اور ائمہ اعلام سے مستحب اور مستحسن منقول کیا ہے جس امر کو ایسے مسلمان اونسا امر مستحسن جانیں بیشک مستحسن ہے عن ابن مسعود ما راٰہ المسلمون حسنا فھو عند اللہ حسن اخرجہ محمد فی الموطا ابن مسعود سے مروی ہے کہ جس چیز کو مسلمانوں نے اچھا جانا پس وہ چیز اللہ کے نزدیک اچھی ہے نکالا اسکو محمد نے موطا میں اور یہ اثر مخصوص زمانہ صحابہ کے ساتھ نہیں ہے چنانچہ عموم لفظ مسلمین سے ظاہر ہے اور باینہمہ اس قیام کے استحسان پر اجماع امت محمدیہ کا اہل سنت وجماعت سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان اللہ لا یجمع امتی علی ضلالۃ تحقیق اللہ تعالی جمع نکریگا میری امت کو گمراہی پر یہ حدیث ترمذی اور صحیح مسلم میں ہے مثبت یہ اجماع بالخصوص اجماع اہل مدینہ طیبہ کا اس قیام پر حجت قطعی ہے واسطے اقتدا ہم ایسے مسلمانونکے حافظ ابن محمد طاہر مقدسی نے زید ابن ثابت سے روایت کیا ہے قال اذا رأیت اھل المدینۃ اجمعوا علی شئ فاعلم انہ سنۃ کہا جب دیکھے تو مدینے والونکو کہ اجماع کیا کسی چیز پر پس جان تو کہ وہی سنت ہے اور اکثر علما و فقہا نے قول و فعل اہل حرمین کو امور شرعیہ میں حجت پکڑا ہے چنانچہ در مختار وغیرہ کتب فقہ میں موجود ہے ہر چند

کہ فضائل مدینہ منورہ کے کتب احادیث میں مذکور ہیں بیان انکا اہل علم سے پوشیدہ
نہیں مگر چند احادیث متضمن فضائل و تعظیم مدینہ طیبہ واسطے کوتاہی بےادبوں کے
اس مقام میں لکھی جاتی ہیں ابن ماجہ میں ہے قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان الایمان لیارز الی المدینۃ کما تارز الحیۃ الی جحرھا
کہا ابو ہریرہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق ایمان پھرتا ہے
طرف مدینہ کے جیسا پھرتا ہے سانپ طرف اپنے سوراخ کے شیخ عبد الحق محدث
جذب القلوب الی دیار المحبوب میں لکھتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا من استطاع ان یموت بالمدینۃ فلیمت فمن مات بالمدینۃ
کنت لہ شفیعا و شہیدا جس سے ہو سکے کہ مرے مدینہ میں پس
چاہیے کہ مرے پس جو شخص مریگا مدینہ میں ہونگا میں اوسکے لیے شفیع اور گواہ
اور دوسری حدیث میں آیا ہے کہ اول وہ شخص کہ میری امت سے میری شفاعت
پاوینگے مدینہ والے ہیں پھر مکے والے پھر طائف والے انتہی اور صحیح
بخاری میں مروی ہے المدینۃ طیبۃ تنفی الذنوب کما ینفی
الکیر خبث الفضۃ مدینہ پاک ہے دور کرتا ہے گناہوں کو جیسا دور
کرتا ہے کیر چاندی کے میل کو شیخ عبد الحق نے لکھا ہے کہ مراد اس سے نفی اور
دور کرنا ہے اہل شر و فساد کا مدینہ طیبہ سے اور بقول اکثر علما کے یہ خاصیت مدینہ
میں سب زمانوں میں پیدا ہے کذا فی جذب القلوب اور حضرت رسول مقبول صلعم نے

اوپر اکرام اور تعظیم ساکنان مدینہ منورہ کے وصیت کیا ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
المدینۃ مہاجری فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ مدینہ مقام میری ہجرت کا ہے وفیہا
مضجعی اور اوسمین ہے میرے سونے کی جگہ یعنے مرقد شریف وفیہا مبعثی اور اوسمین ہے
میرے اوٹھنے کی جگہ کہ اوسی جگہ سے مع ستر ہزار ملائکہ رحمت کے جو رات دن قبر شریف کو
گھیرے رہتے ہین آپ اوٹھین گے حقیق علی امتی حفظ جیرانی ما اجتنبوا الکبائر اوپر میری
میری امت پر نگہبانی حرمت میرے پڑوسیونکی کہ اونکے حقوق کی رعایت کرین
اور جو کچھ کہ اونسے وقوع مین آوے مواخذہ نکرین اور جہانتک ہوسکے معاف
کرین ما اجتنبوا الکبائر جبتک کہ مدینے والے گناہ کبیرہ سے بچین اور جب
گناہ کبیرہ کے مرتکب ہون تو جیسا حق شریعت کا حق اللہ وحق العباد مین ہو قائم
کرین من حفظہم کنت لہ شہیدا وشفیعا یوم القیامۃ جو شخص نگہبانی
انکی حرمت کی کریگا ہونگا مین اوسکے لیے گواہ اور شفیع قیامت کے دن ومن
لم یحفظہم سقی من طینۃ الخبال اور جو نگہبانی اونکی حرمت کی نکریگا
پلایا جائیگا طینت خبال سے اور طینت خبال ایک حوض ہے دوزخ مین کہ پیپ
اور لہو دوزخیونکا اوسمین جمع ہوتا ہے نعوذ باللہ منہا یہ خلاصہ جذب القلوب کا ہے
اب خیال کرنا چاہیے جو شہر کہ ابتدا سے انتہا تک مرجع دین وایمان کا ہو اور
وہانکا رہنا اور اوسمین مرنا اور وہانکے رہنے والونکی عزت حرمت کا بجانا اور ادکے
کاموںسے درگذر کرنا باعث شفاعت اور اجماع اونکا سنت اور قول وفعل اونکا

حجت ہے اس حال مین وہانکے باشندونکو بدعتی اور تتبع رسوم ہنود کہنا اور اونکے اقوال وافعال کو حجت نہ ٹھہرانا کمال بے ادبی بلکہ ایمان سے دشمنی پیدا کرنا ہے ایسے آدمیونسے بعید نہین کہ رفتہ رفتہ بمقابلہ احادیث اور اقوال علماکے ہولی اور پھاگ کو بھی صحیح دین اور اجودھیا کے بیراگیون اور متھرا کے چوبونکے افعال کو بھی ایمان میں پھانکنے لگین پر حجت لاوین اس ملک ہندوستان مین کہ دار الحرب ہے جو چاہے زبان درازی کرے کاش یہ بات نالائق کسی بے ادب کے منہ سے حرمین شریفین مین جہان حدود شرعیہ جاری ہین نکلتی تو مثل مفتی مراد بنگالی وغیرہ کے اپنی سزاے اعمال کو پہونچکر بمصداق حدیث نبوی المدینۃ تنفی خبث الرجال کما ینفی الکیر خبث الحدید اوس سرزمین نور آگین سے مثل دودھ کی مکھی کے نکالا جاتا العیاذ باللہ اور مسئلہ قیام مین ایک مغالطہ اور ہے جسپر منکرین قیام بڑا فخر کرتے ہین حال آنکہ منکرین اوس عبارت کی باریکی اور لطافت اور اصل مطلب کو نہین سمجھتے یعنے بعضے علماکے کلام مین ہذا القیام بدعۃ لا اصل لہا واقع ہوا ہے چنانچہ علامہ برہان الدین حلبی نے کتاب انسان العیون فی سیرۃ الامین و المامون مین لکھا ہے ومن الفوائد انہ جرت عادۃ کثیر من الناس اذا سمعوا بذکر وضعہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یقوموا تعظیما لہ صلعم وھذا القیام بدعۃ لا اصل لہا یعنے فائدہ ونمیسے یہ ہے کہ جاری ہوئی عادت بہت آدمیونکی جب سنتے ہین ذکر ولادت رسول اللہ صلعم کا تو اٹھ کھڑے ہوتے ہین

واسطے تعظیم آپکے اور یہ اوٹھنا بدعۃ ہے کہ نہین ہے اصل اوسکی اس قول سے قیامکا
بدعۃ بے اصل ہونا ظاہر ہے مگر یہ غلطہ اسی کتاب کی عبارت سے صراحۃً دفع ہوتا ہے
کیونکہ اسی عبارت کے ذیل مین لکھا ہے لاکن هی بدعة حسنة لانه لیس
کل بدعة مذمومة وقد وجد القیام عند ذکر اسمه صلعم
من عالم الامة ومقتدی الائمة دینا وورعا الامام تقی الدین
السبکی وتابعه علی ذلک مشائخ الاسلام فی عصره لیکن یہ بدعت
حسنہ ہے کسواسطے کہ ہر ایک بدعت بُری نہین ہوتی اور تحقیق پایا گیا قیام وقت
ذکر نام آنحضرت کے داناے امت ومقتداے اماموں امام تقی الدین سبکی سے اور
پیروی کیا اوسکی اس بات پر اوسکے زمانہ کے مشائخ اسلام نے اس تقریر سے
صاف صاف ظاہر ہے کہ یہ قیام اگرچہ موافق راے صاحب انسان العیون کے بدعت
ہے مگر بدعت حسنہ ہے اور بدعت حسنہ کا کرنا ممنوع نہین تاوقتیکہ کوئی نہی صریح
اوسکے واسطے وارد نہوے پس بدعت حسنہ ہونا قیام کا عبارت انسان العیون
سے تو صراحۃً ظاہر ہوا مگر عبارت علامہ محمد بن یوسف شامی سے جو کتاب
سبیل الہدی والرشاد فی سیرۃ خیر العباد مین جسکو سیرت شامی کہتے ہین لکھا ہے
بدعت حسنہ ہونا قیام کا اشارۃً ثابت ہوتا ہے عبارت اوسکی یہ ہے جرت
عادة کثیر من المحبین اذا سمعوا بذکر وضعه صلی الله
علیه وسلم ان یقوموا تعظیما له صلعم وهذا القیام بدعة

لااصل لہا جاری ہوئی عادت بہت محبوں کی جسوقت سنتے ہین ذکر پیدایش آپکا
تو کھڑے ہوتے ہین واسطے تعظیم آپکے اور یہ قیام بدعت ہے نہین ہے اصل اوسکی
پس اس عبارت سے اشارۃً ثابت ہوا کہ یہ قیام بدعت حسنہ ہے چنانچہ لفظ محبین
وقال ذوالمحبۃ الصادقۃ حسان زمانہ سے جو اوسکے بعد مذکور ہے یہی بات
پائی جاتی ہے کیونکہ ماقبل و مابعد کی عبارت سے بہتری و پسندیدگی اس
قیام کے سوا دوسری بات مفہوم نہین ہو سکتی سوال ہر گاہ بدعت سے بدعت
سیئہ مراد ہے تو بجاے لااصل لہا کے بدعت حسنہ کہنا چاہیے تھا اس عبارت
کی کیا وجہ ہے جواب لااصل لہا اسواسطے کہا ہے کہ ثبوت بدعت حسنہ کا
ہونے اصل پر موقوف نہین ہے بلکہ بہت باتین ہین دین کی کہ اونکی اصل قرون ثلاثہ مین
موجود نہین اور مستحب و مستحسن مین محسوب ہین مثلاً نیت نماز کا زبان سے ادا کرنا اور
ذکر خلفاے راشدین اور ذکر عمین شریفین اور اصحاب کا ذکر حضرت حسنین و
سیدۃ النساء کا خطبہ جمعہ مین کہ یہ باتین آنحضرت اور صحابہ اور تابعین کے وقت مین
نہین اوراب جاری ہین سوا اسکے بہت مستحسنات متاخرین ہین جنکی اصل قرون ثلاثہ
مین نہین مگر باصطلاح متاخرین مقبول و معمول ہوا سکی آجتک جاری ہین قطع نظر
اوسکے امور مباحہ و مستحسنہ شرعیہ پر علما نے اطلاق کلمہ لااصل لہ کا کیا ہے اور اس
اطلاق سے امر مباح و مستحسن شرع سے خارج نہین ہوتا ملا علی قاری نے قصیدۂ
بردہ کی شرح مین لکھا ہے واما الحدیث القدسی لولاک لما خلقت الافلاک

فلیس لہ اصل و لاکن مستفاد صحیح اور مولانا شاہ ولی اللہ محدث نے مسوی شرح
موطا میں لکھا ہے واما اعتیاد الناس من المصافحۃ بعد صلوٰۃ الصبح والعصر
فلا اصل لہ فی الشرع علی ہذا الوجہ ولکن لا باس بہ فان اصل المصافحۃ
سنۃ بالجملہ کلمہ لا اصل لہ کا واسطے نفی مشروعیت کے نہیں بلکہ نفی وجوب یا سنیت
واستحباب کا ہے اگر کوئی کہے کہ قاضی نصیر الدین گجراتی کتاب طریقۃ السلف
میں لکھتے ہیں قد احدث المتاخرون امورا کثیرۃ لا نجد لہا اثرا فلا رسما
فی الکتاب والسنۃ منہا القیام عند ذکر الولادۃ صلعم یعنے پیدا
کئے ہیں متاخرین نے بہت کام نہیں پاتے ہم اونکے لیے اثر ورنہ کوئی تحریر
قرآن اور حدیث میں منجملہ ان کاموں کے کھڑا ہونا ہے وقت ذکر ولادت آنحضرت
کے جواب اوسکا یوں دیا جاتا ہے کہ حدیثوں سے قیام تعظیمی فی نفسہ جب ثابت
ہو چکا تو انہیں اصول پر اسکی تفریع ہو سکتی ہے اب اگر کوئی گاؤ گجراتی کسی
بات کے جاننے سے انکار کرے تو نفی اوسکی لازم نہیں آتی ع گر نہ بیند بروز
شپرہ چشم چشمۂ آفتاب را چہ گناہ اور منجملہ منکرین مولد و قیام مصنف تحفۃ القضاۃ
ہے اوسنے لکھا ہے سئل القاضی عن مجلس المولد الشریف قال لا ینعقد
لانہ محدث وکل محدث ضلالۃ وکل ضلالۃ فی النار وما
یفعلونہا علی رأس کل حول فی شہر ربیع الاول لیس بشئ
یقومون عند ذکر مولدہ صلعم ویزعمون ان روحہ صلعم

یعنی وما صنعوا فزعمهم باطل بل هذا الاعتقاد شرک وقد منع الائمة الاربعة
عن مثل هذا اس عبارت سے دو امر مفہوم ہوتے ہیں پہلے یہ کہ مجلس مولد
شریف کی محدثات ہے اور جو محدث ہے وہ گمراہی ہے اور جو گمراہی ہے وہ آگ
میں ہے دوسرے یہ کہ قیام وقت ذکر ولادت اور گمان حضور روح مبارک کا
بعض ایضا شرک ہے پوشیدہ نرہے کہ ثبوت مجلس شریف اور قیام تعظیمی کا اچھی
طرح بروایات صحیحہ اور اقوال علماء سے ہو چکا تردید کلام صاحب تحفۃ القضاۃ کی
ضروریات سے نہ تھی مگر اسمیں بھی چند فائدے مترتب ہیں جسکے دریافت کرنے سے
منکروں کے کان کھل جائینگے اب جاننا چاہیے کہ امام نووی و مصنف مصباح
الزجاجہ اور جزری و امام شافعی و قرطبی و عبد الوہاب حنفی و ابو محمد عبد العزیز و ابن
حجر ہیثمی و امام ابو شامہ و ابن تیمیہ حنبلی و مصنف ہدایت المرید و طیبی و ملا علی قاری
و شیخ عبد الحق دہلوی و مولانا محمد سلامت اللہ کی تصریحات سے ثابت ہوا ہے کہ جو امر
دینی بعد زمانہ پیغمبر صلعم کے ہو وہ بدعت ہے منجملہ اوسکے جو امر کہ موافق کتاب و سنت
و اجماع و اثر کے ہو اوسکو بدعت حسنہ کہتے ہیں اور جو امر کہ مخالف اوسکے ہو اوسکو
بدعت سیئہ کہتے ہیں چنانچہ بیان اوسکا آئیگا اور حدیث نبوی کل بدعة ضلالة عام
مخصوص البعض ہے مراد اوس سے بدعت شر ہے جو مخالف کتاب و سنت و اجماع
و اثر کے ہو یہ محفل شریف کہ معمول علما و صلحا ہے اسمیں کوئی امر مخالف شریعت
نہیں ہوتا پس یہ محفل کل بدعة ضلالة میں جیسا کہ منشا صاحب تحفۃ القضاۃ کا ہے

داخل نہیں ہو سکتی اور گمان حضور روح پر فتوح کو باطل لکھا ہے نہیں معلوم کہ وجھ کس کی
کیا قرار دیا ہے اور قیام اور گمان حضور روح مبارک کو شرک کی کس قسم میں
کس وجہ سے داخل کرتا ہے کتاب مذکور یہاں موجود نہیں کہ اون کی ہے وجہ تو نسکی
دریافت ہوئی پس دعوی بے دلیل قابل سماعت نہیں ہوتا آپ جاننا چاہیے کہ وقت
ذکر ولادت کے روح پاک کا حاضر ہونا مسلک علماء حنبلیہ ہے علماء حنفیہ شافعیہ
مالکیہ نے اسکا تعرض نہیں کیا مگر مسلک حنبلی بھی بعید از قیاس نہیں مولانا جلال الدین
سیوطی نے اپنی تصنیفات میں لکھا ہے کہ نبی صلعم تصرف و سیر کرتے ہیں اپنے بدن
اور روح کے ساتھ جہاں چاہتے ہیں اطراف زمین اور ملکوت میں اور وہ پوشیدہ
ہیں نظروں سے جیسا پوشیدہ ہیں فرشتے اور شیخ عبد الحق محدث نے مدارج النبوة
میں لکھا ہے کہ بالجملہ دیکھنا آنحضرت کا بعد موت کے مثال کے ساتھ ہے جیسا کہ خواب
میں دیکھی جاتی ہے ویسا ہی بیداری میں بھی دیکھی جاتی ہے اور وہ شخص شریف
کہ مدینہ میں قبر میں آسودہ و زندہ ہے وہی متمثل ہوتا ہے ایک آن میں صورتوں متعددہ کے
ساتھ عوام کو خواب میں دکھائی دیتا ہے خواص کو بیداری میں فقط اور حاضر ہونا
ایک شخص کا ایک زمانہ میں کئی جگہ پر زندگی اور موت میں خرق عادات سے ہے
کہ ایسا بعض اولیائے کاملین سے واقع ہوا ہے پھر چاہیے کہ آنحضرت سے وقوع
اس خرق عادت میں شبہ پایا جاوے اور یہ بات وہ شخص جانتے ہیں کہ جو کرامات
اولیا کی زندگی اور موت میں قائل ہیں ہرگاہ اللہ تعالے نے اولیاء اللہ کو یہ طاقت دی ہے

کہ اونسے خرق عادت زندگی اور موت مین واقع ہوتا ہے تو نبی صالح سے بعد موت کے کہ نبی الحقیقۃ زندہ ہین یہ خرق عادت ہو کیا عجب ہے

خاتمہ

منکرین کو معنی بدعت مین مغالطہ ہے اسی سے چند احادیث کو معنی غیر مراد پر حمل کرکے واسطے ثبوت اپنے بیان کے دلیل لاتے ہین اور مدار کل دلائل منکرین کا حدیث کل بدعۃ ضلالۃ ہے اب جاننا چاہیئے کہ قاضی عیاض مالکی نے کتاب شفا مین لکھا ہے کہ جو کام لیا بعد نبی صلعم کے پیدا ہوا ہو بدعت ہے پس اگر وہ کام موافق ہو کسی اصل کے ساتھ سنت سے تو وہ محمود ہے اور جو اصول سنت سے خلاف ہو تو وہ ضلالت ہے اور اسی قبیل سے قول آپکا کل بدعۃ ضلالۃ ہے امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین لکھا ہے کل بدعۃ ضلالۃ عام مخصوص ہے اور مراد اوس سے اکثر بدعت ہے اور کل کی لفظ سے اس حدیث کا عام مخصوص ہونا ممنوع نہین ہوتا چنانچہ اللہ تعالی کے قول مین بھی اسیطرحکا عام مخصوص آیا ہی تدمر کل شئی منتخب نسائی مین جسکو صحیح مجتبی کہتے ہین لکھا ہے کہ کل بدعۃ ضلالۃ عام مخصوص ہے اور مراد اکثر بدعت ہے طیبی شرح مشکوۃ مین ہے کل بدعۃ عام مخصوص ہے ملا علی قاری نے مرقاۃ شرح مشکوۃ مین ازہار سے نقل کیا ہے کہ کل بدعۃ مخصص ہے ای کل بدعۃ سیئۃ ضلالۃ یعنے ہر بدعت بد گمراہی ہے شیخ عبدالحق محدث نے لمعات شرح مشکوۃ اور ترجمہ مشکوۃ مین لکھا کہ کل بدعۃ ضلالۃ عام مخصوص البعض ہے عام مخصوص البعض اوسکو کہتے ہین کہ لفظ عام بولا جائے اور مراد

خاص ہو جیسا اس مقام مین ہے کہ کل بدعۃ ضلالۃ سے ہر ایک بدعت کا گمراہی ہونا
بظاہر مفہوم ہوتا ہے اور مراد اوس سے بعض بدعت ہے یعنے بدعت سیئہ گمراہی ہے
ہر ایک بدعت گمراہی نہین ہو سکتی کس واسطے کہ حدیث ترمذی مین آچکی ہے عن
ابی عبدالله قال قال رسول الله صلعم من سن سنة خیر فاتبع
علیها فله اجره ومثل اجور من اتبعه غیر منقوص من اجورهم
شیئا ومن سن سنة شر فاتبع علیها کان علیه وزره ومثل
اوزار من اتبعه غیر منقوص من اوزارهم شیئا ابو عبدالله سے
مروی ہے کہا کہا رسول خدا صلعم نے کہ جسنے نکالا طریقہ اچھا پس پیروی کی گئی
اوسپر پس واسطے اوسکے اجر اوسکا ہے اور مثل اجر اون لوگونکے جن لوگون نے
پیروی اوسکی کیا در انحالیکہ نہین کم کی گئی اونکے اجر سے کوئی چیز اور جسنے نکالا
طریقہ بد پس پیروی کی گئی اوسپر ہوگا اوس شخص پر بوجھا اوسکا اور مثل بوجھے اون
لوگونکے جن لوگون نے پیروی کیا ہے اوسکی در انحالیکہ نہین کم کی گئی بوجھون
اونکے سے کوئی چیز خلاصہ یہ کہ جو شخص اچھا کام نکالیگا اوسکو اپنے عمل کا اجر اور جو شخص
اوسپر عمل کریگا اوسکا اجر ملتا ہے اسیطرح جو کوئی بد کام نکالتا ہے اوسکو اوسکے
عمل کا عذاب اور اوس شخص کے عمل کا عذاب جو اوسپر عمل کرے ملتا ہے کیونکہ
جو کوئی کسی شئی کو ایجاد کرتا ہے تو اوس شئی کی نسبت اوسکی طرف رہتی ہے بسبب
اسی نسبت کے ثواب اور عذاب اوسکا اوسی موجد کی طرف زیادہ ہوتا کیونکہ وہی

موجد اوس کام کی اصل ہے کذا فی المرقاۃ اور صحیح مسلم مین ہے عن جریر بن عبداللہ
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سن فی الاسلام سنۃ حسنۃ فعمل
بہا بعدہ کتب لہ اجر من عمل بہا ولا ینقص من اجورہم شیٔ ومن
سن فی الاسلام سنۃ سیئۃ فعمل بہا بعدہ کتب علیہ مثل وزر
من عمل بہا ولا ینقص من اوزارہم شیٔ اور اوسی کتاب مین ہے
عن ابی ھریرۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من دعا الی ھدی
کان لہ من الاجر مثل اجور من تبعہ لا ینقص ذلک من اجورہم شیئاً
ومن دعا الی ضلالۃ کان علیہ من الاثم مثل اثام من تبعہ
لا ینقص ذلک من اثامہم شیئاً امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین لکھا ہے
کہ یہ دونون حدیثین صریح ہین اوپر مستحب ہونے ایجاد امور حسنہ کے اور حرام
ہونے ایجاد امور سیئہ کے بیشک جسنے نکالا طریقہ اچھا ہوگا اوسکے لئیے مثل اجر ہر ایک
شخص کے کہ عمل کرتا ہے اوس اچھے طریقہ کے ساتھ قیامت تک اور جسنے نکالا طریقہ
بد ہوگا اوسپر بوجھا ہر ایک شخص کا کہ عمل کریگا اوس طریقہ بد کے ساتھ قیامت تک
اور بیشک جسنے بلایا طرف ہدایت کے ہوگا اوسکے لئیے مثل اجر اوسکے پیرو کے
یا بلایا طرف گمراہی کے ہوگا اوسپر گناہ مثل اوسکے پیرو کے اس ہدایت وضلالت
کی ابتدا اوسی نے کی ہو یا اوسکے پہلے کسی اور نے کی ہو اور یہ ہدایت و ضلالت
کسی علم یا کسی عبادت یا کسی ادب کے سکھانے سے ہو یا اور کسی کام کے سکھلانے سے ہو

برابر ہے ان حدیثوں سے صاف ظاہر ہے کہ انحصار بدعت کا بدعت سیئہ میں نہیں جیسا
منکرین جانتے ہیں بلکہ اوسکی دو قسم ہیں بدعت حسنہ و بدعت سیئہ چنانچہ قاضی عیاض نے
شفا میں اور ابن حجر نے شرح اربعین میں اور مصنف مصباح الزجاجہ نے اسکی تصریح
کیا ہے اب معلوم ہوا کہ کل بدعۃ ضلالۃ و حدیث عائشہ من احدث فی امرنا ہذا
ما لیس منہ فہو رد و حدیث جابر شر الامور محدثاتہا و حدیث عرباض ایاکم و
محدثات الامور سے بدعت سیئہ مراد ہے کل بدعت چنانچہ صاحب ہدایۃ المرید
نے کہا ہے بعضے جاہلون سے وہ لوگ ہین کہ گردانتے ہین ہر کام کو جو زمانہ
صحابہ مین نہ تھا بدعت سیئہ اگرچہ کوئی دلیل اوسکی برائی پر قائم نہو لیکن اور حجت
اونکی ایاکم و محدثات الامور ہے حالانکہ نہین جانتے وہ لوگ کہ مراد اس سے
ٹھہرانا دین مین اوس کام کا ہے جو دین مین نہین اگر ان حدیثوں سے بدعت سیئہ
مراد نہو جیسا گمان منکرین کا ہے تو احادیث من سن سنۃ حسنۃ و غیرہ نہین
اور ان حدیثوں مین مخالفت پیدا ہوگی اور کلام نبوی کسیطرح ایک دوسرے
سے مخالف نہین پس ثابت ہوا کہ بدعت یعنے جو کام دینی بعد زمانہ رسول اللہ
صلعم کے نیا ہوا ہو دو قسم پر ہے ایک حسنہ دوسرے سیئہ بدعت حسنہ کی
تین قسم ہین ایک واجب جیسے سیکھنا سکھانا صرف و نحو کا کہ اوس سے آیات و احادیث
کے معنی معلوم ہوتے ہین دوسرے مستحب مثلاً مسجد کو پختہ بنانا مدرسہ کا بنانا
تیسرے مباح جیسے اچھا کھانا پہننا اور بدعت سیئہ دو قسم پر ہے ایک حرام جیسے

یعنے حدیث من سن سنۃ حسنۃ

مذہب جبریہ و قدریہ دوسرے مگروہ جیسے قرآن مین نقش و نگار کا بنانا مقام غور ہے
کہ محفل مولد شریف بدعت سیئہ کے اقسام مین کسی عنوان سے داخل نہین ہوسکتی
باقی بدعت حسنہ ہونا اس محفل کا ظاہر ہے مگر واجب نہین بلکہ مستحب و مباح
ہے مشکوۃ شریف مین عرباض ابن ساریہ سے مروی ہے قال من یعش من بعدی
فسیرے اختلافا کثیرا فعلیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین
المہدیین تمسکوا بہا وعضوا علیہا بالنواجذ وایاکم ومحدثات
الامور فان کل محدثۃ بدعۃ وکل بدعۃ ضلالۃ رواہ احمد
وابوداؤد والترمذی وابن ماجۃ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے جو کوئی جیے گا میرے بعد سو دیکھے گا اختلاف بہت پس لازم پکڑو تم
میری سنت اور سنت خلفاے راشدین مہدیین کو چنگل مارو اوسکے ساتھ
اور پکڑو اوسکو ڈاڑھون سے اور بچو تم نئے کامون سے پس بیشک نئے کام بدعت
ہین اور جو بدعت ہے وہ گمراہی ہے محدثات امور اور کل بدعۃ ضلالۃ سے وہی بدعت
سیئہ مراد ہے اور خلفاے راشدین سے چارون خلیفہ و ائمہ مجتہدین و علماے راسخین
مراد ہین چنانچہ شیخ عبدالحق محدث نے ترجمہ مشکوۃ مین لکھا ہے کہ مراد خلفاے
راشدین سے چارون خلیفہ اور جو اونکی سیرت پر چلے اور موافق سنت کے عمل
کرے حکم اسکا ہے انتہی پس اے مسلمانون اسی حدیث کے موافق چلنے
مین نجات آخرت ہے یعنے جو طریقہ کہ آنحضرت یا چارون خلیفون یا علماے

راسخین سے منقول ہوا اسکی پیروی کرو اور اوسکو بدنہ کہو اور حدیثوں کے معنوں مین نفسانیت کو دخل ندو اور اپنے ساتھہ دوسرونکو ضلالت مین مت ڈالو ہرگاہ تعیین روز ماہ عمل خیر کے واسطے آنحضرت اور ابن مسعود صحابی اور علماے راسخین سے ثابت ہو چکی تو تم تعیین و تخصیص روز محفل میلاد شریف سے کیون انکار کرتے ہو اگرچہ علماے وقت اسکے پابند نہین ہین جب چاہتے ہین تب اس محفل مبارک سے بہرہ اندوز ثواب ہوتے ہین اور قیام تعظیمی مطلق واسطے اہل فضل کے قولاً و فعلاً آنحضرت سے بسند احادیث صحیحہ ثابت ہو چکا کسیکو مجال انکار باقی نہین قیام تعظیمی وقت ذکر ولادت شریف اونہی قیام کرنا چاہیے اور اس قیام پر اکابر دین متین اور اہالی حرمین شریفین کا اجماع ہے اجماع سے انکار کرکے من شذ شذ فے النار مین داخل ہونا خلاف سنت ہے جو کچھ احادیث صحیحہ سے ثابت ہوا کہہ سنایا کرنا نہ کرنا تمہارا کام ہے وماعلینا الا البلاغ والحمد للہ رب العالمین والصلوۃ علی سید المرسلین وعلی آلہ واصحابہ الطاہرین اللہم وفقنا لما تحب وترضی واجعل آخرتنا خیرا من الاولی

الروایات المذکورۃ صحیحۃ حررہ المصغر الی اللہ الاحد محمد نظر الدین احمد گا غفرلہ ذنوبہ وستر عیوبہ از اول تا آخر دیدہ شد حررہ ابو الخیر محمد معین الدین عفی عنہ

مہر

طریقہ حسنہ

قطعہ تاریخ تصنیف ریختہ کلک جواہر سلک بہار عروج نتیجۂ ابیاتہ منشی محمد منور صاحب متخلص سرور سلمہ اللہ الاکبر

از جیب ... شمع رحمان علی حکیم	کو طالب رضای خدا و محمد ست
شد ختم این رسالہ رنگین بطرز نو	حقا کہ حجتی پی اثبات مولد ست
سرور دید چو جست مصرع تاریخ ہاتفی	گفتش بگو رسالہ اثبات مولد ست

۱۲۸۰ھ

ولہ

کیا خوب یہ تصنیف ہوا نسخۂ دلکش	رحمان علی نے یہ نئے طرز نکالی
ہو بسکہ یہ نسخہ ہوا دریاے لطافت	سطرون سے خجل ہووے نہ کیون سلک لآلی
اثبات کیا مسئلۂ مولد نبوے	انکار کرے کوئی تو ہے خام خیالی
اسناد صحیحہ سے کیا اسکو مرتب	صفحہ نہ رہا کوئی احادیث سے خالی
ہینے شرق سے تا غرب یہ جاری عمل خیر	کرتے ہین اسے جملہ جنوبی و شمالی
ہینے تو وسیلہ یہ بیشک طریقہ حسنہ	سرور نے لکھی اوسکی یہ تاریخ نرالی

۱۲ھ

خاتمۃ الطبع

(از جانب کارپردازان مطبع)

لائق حمد و ثنا وہی رحمن ہے جو اپنے بندون پر مہربان ہے اوسیکا دو جہان مین ظہور ہے اوسیکا ... محمد ... نور ہے سزاوار رفعت وہ خاتم النبیین ہے جو محبوب رب العالمین و شفیع المذنبین ہے صلی اللہ علیہ و علی آلہ الکرام و اصحابہ العظام

اسکے بعد مؤمنین کو بشارت ہے شائقین ذکر خیر حضرت رسول امین کو اشارت
ہے کہ اندنون یہ رسالہ نافع وعجالہ عجیبہ مسمے بہ **طریقۂ حسنہ** باثبات
محفل مولد شریف وقیام بنا بر تعظیم حضرت خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کہ تحقیق امر
حق کا سراسر اظہار ہے مدلل ومبین بہ سند آیات واخبار ہے مصنفہ جامع علوم
معقول ومنقول حاوی فروع واصول محی مراسم شریعت نبوی مروج منن سید
عالم علوم حدیث قرآن جناب **رحمٰن علیخان** صاحب منتظم ریاست راج ریوان
مطبع فیض منبع مشہور نزدیک ودور **منشی نولکشور** واقع شہر لکھنؤ مین بعلو ہمت جناب
معلی القاب منشی **پراگ نراین صاحب** دام اقبالہ مالک مطبع موصوف ماہ اکتوبر
۱۸۹۷ء مطابق ماہ ربیع الآخر ۱۳۱۴ ہجری **بار دوم** چھپکر طیار ہوا نفع رسانی کیواسطے [illegible]

اظہار ہوا خدایا اسکا شہرہ قریب وبعید ہو ہر فرد بشر اسکے
مطالب سے مستفید ہو عقائد فاسدہ
زائل ہو جائین ہو سے بکشکے راہ
پر آئین فقط

